۲۰۱۴

از
سیّد علی خامنئی امام جمعہ تہران

خطباتِ نمازِ جمعہ

نهضت ترجمه
Translation Movement

ترجمہ:
افتخار حسین النقوی

نهضت ترجمه
Translation Movement

کتاب	خُطباتِ نماز جُمعہ
از	سیّد علی خامنہ‌ای امامِ جمعہ
ترجمہ	افتخار حسین النقوی
چاپ و نشر	خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران
تاریخ نشر	۱۵ر اگست ۱۹۸۰ء
تعداد	۱۰۰۰ جلد

بسم اللہ قاصم الجبارین

خطبہ نمبر۱

تمہید

دین اسلام کے تمام قوانین ایک مصلحت وحکمت کے تابع ہیں۔انہی قوانین میں سے نماز جمعہ کا دستور ہے جو خود نماز بھی انسان میں ایک حرکت کو ایجاد کرتی ہے۔اور ایک مسلمان کو جمود سے باہر نکال لاتی ہے۔ہفتہ وار نماز جمعہ ایک قسم کی سیاسی میٹنگ ہے تاکہ کم ازکم سو میل کے دائرہ کے اندر جتنے مسلمان ہوتے ہیں وہ ایک جگہ جمع ہوکر ہر ہفتہ کی کارکردگی اور مملکت کے اندر ہونے والے کاموں کا جائزہ لیں۔عالمی سیاست پر گفتگو ہو تاکہ تمام مسلمان عالمی اور داخلی ہر مسئلہ سے اچھی طرح آگاہ ہوں اور اس آگاہی کے توسط سے تمام سازشوں کو ناکام بنائیں جب سے ایران میں اسلامی انقلاب کامیاب ہوا ہے اس جگہ اسلام کے بنیادی قوانین کو رائج کیا جارہا ہے۔انہی قوانین میں سے ہر بڑے شہر میں نماز جمعہ کا قیام بھی ہے۔تہران کیونکہ اسلامی مملکت کا دارالخلافہ ہے اور ایران کا سب سے بڑا شہر ہے۔سیاسی و ثقافتی لحاظ سے بھی یہ شہر سب سے آگے ہے اس لئے اس جگہ نماز جمعہ کا اجتماع باقی تمام ایران کے شہروں سے بڑا ہوتا ہے اور اس جگہ بنیادی سیاسی مسائل پر بیشتر گفتگو کی جاتی ہے۔پاکستانی مسلمان بہن بھائیوں کے استفادہ کے لئے ہم اس کتابچہ میں دو نماز جمعہ کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں (آخری ماہ شعبان اور اوّل ماہ رمضان) یہ نماز جمعہ تہران یونیورسٹی میں رہبر امت امام خمینی کے حکم سے منعقد ہونا شروع ہوئی سب سے پہلے آیت اللہ محمود طالقانی کی قیادت میں نماز جمعہ کا آغاز ہوا۔ان کی وفات کے بعد کچھ مدت کے لئے آیت اللہ المنتظری جمعہ پڑھاتے رہے اور اب تہران میں مستقل امام جمعہ آیت اللہ السید علی خامنہ‌ای ہیں۔

لاکھوں متقی و دیندار لوگوں کے مجمع میں ماہ شعبان کے آخری جمعہ میں آیت اللہ خامنئی نے خطبہ کا آغاز یوں فرمایا۔

آغاز خطبہ:۔ پیغمبر اکرم نے ماہ شعبان کے آخری جمعہ میں ماہ رمضان کی فضیلت کے متعلق لوگوں سے یوں خطاب فرمایا! اے لوگو! ماہ رمضان اپنی رحمتوں و برکتوں کے وسیع دسترخواں کے ساتھ تمہارے پاس آرہا ہے۔ اے لوگو! ماہ رمضان میں تمہاری دعائیں مستجاب اور اطاعت قبول ہوتی ہے یہاں تک کہ ماہ رمضان میں انسان کا سونا بھی جو اس کی تجدید قوی کا موجب ہے اس کیلئے عبادت ہے ہم بھی آج اسی جمعہ میں موجود ہیں۔ آج ماہ شعبان کا آخری جمعہ ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو تیار کر لینا چاہیئے۔ تاکہ ماہ رمضان کی فیوض و برکات سے بخوبی بہرہ ور ہو سکیں۔ ماہ رمضان ایک لحاظ سے اللہ کا مہینہ ہے ایک لحاظ سے خدا کے بندوں کا مہینہ ہے ماہ خدا اس لئے ہے کہ تمام بندگان خدا کو چاہیئے کہ اس مہینہ میں اپنی زندگی کے رخ خدا کی طرف موڑ دیں۔ اور جو کام چھوڑنے کے ہیں انہیں خدا کی خاطر چھوڑ دیں اور خدا کی یاد میں غرق ہو جائیں۔ ماہ رمضان میں مسلمان روزہ دار ہوتا ہے یعنی اپنی ہوا و ہوس اور خواہشات نفسانی سے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے انسان کا جسم اس سے غذا اور پانی مانگتا ہے لیکن وہ باوجود اس کے کہ بھوکا اور پیاسا ہوتا ہے اسے غذا اور پانی نہیں دیتا۔ انسان کا دل اس سے خواہشات نفسانی کی تکمیل چاہتا ہے لیکن انسان اپنے دل کو اس کا جواب نہیں دیتا۔

ماہ رمضان میں روزہ اور اس فریضہ بزرگ کی خصوصیت اصل میں ہوا و ہوس و خواہشات نفسانی و شہوتوں سے الگ ہونے اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ایک پریکٹس ہے جب انسان ماہ رمضان میں اس کی عادت ڈال لیتا ہے۔ کہ اس کے تمام کام خدا کے لئے ہوں تو معاشرہ جو ایسے انسانوں سے وجود میں آتا ہے درحقیقت اپنے راستے کو جو کہ راہ خدا ہے پا لیتا ہے۔ ماہ رمضان میں اپنی خودخواہی کو ختم کرنا چاہیئے۔ اور خودخواہی کی جگہ خدا کی چاہت کو لے لینی چاہیئے۔ اگر اس کے بعد ہم ماہ رمضان اور روزوں کی طرف متوجہ ہوں تو ہمیں چاہیئے کہ جو کام ہم نے اب تک اپنے نفس و اپنی ذات

کے لئے انجام دیئے ہیں۔ ان کو چھوڑ دیں اور اگر امت و ملت ایک مہینہ اس کی عبادت کرے کہ جو کچھ وہ اپنے لئے کرتی تھی اب اسے چھوڑ دے اپنے نفس و ذات کو بھول جائے تو یقینی بات ہے اس کے لئے اس کام کو رمضان کے بعد جاری رکھنا آسان ہو گا۔ اس طرح یہ مہینہ بندگانِ خدا کا مہینہ ہے۔

جہاد اکبر کا مہینہ :۔ یہ بھی اس سکہ کی دوسری سمت ہے یعنی ماہ رمضان میں انسان کو کافی موقع مل جاتا ہے کہ وہ خود کو سنوارے اور دل کی دنیا کو آباد کرے خواہ وہ لوگوں پر احسان کرنا، اور نیک کام کرنا، ان سے محبت کرنا، ان پر رحم کرنا، ان سے نیک سلوک کرنا ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح انسان خود کو پاک و پاکیزہ کر سکتا ہے اور وہ اس طرح کہ دل کو ہر قسم کی ہوا و ہوس سے خالی کر دینا ہے۔ یہی جہاد اکبر کی فکر میں لگ جانا، یعنی اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے ہمارے لئے بڑی مشکل یہ ہے کہ ہمیں تمام مسائل میں اپنے نفس پر تسلط نہیں۔ اگر ماہ رمضان میں ہم اس نفس سے لڑ لیں۔ اور اس کا ڈٹ کر مقابلہ کر لیں، سرکش ہوا اور نفسانی خواہشات پر قابو پا لیں تو پھر یقیناً یہ امکان ہمارے لئے دائمی ہو گا۔ اور اس طرح یہ خود کو اپنے ذہن اندیشہ اور فکر کو سمجھنے کا ایک اچھا موقع ہے اسی وجہ سے ماہ رمضان میں مستحب ہے اور انسان کو تاکید کی گئی ہے کہ جتنا زیادہ ہو سکے وہ قرآن پڑھے اس لئے قرآن اسلام شناسی کی کتاب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئمہ اطہار علیہم السلام اور بزرگان دین تیس بار ماہ مبارک میں قرآن پڑھا کرتے تھے۔

مساجد کا مہینہ :۔ اسی طرح ماہ رمضان مساجد کا مہینہ ہے مساجد کو آباد کرنے اور خانہ خدا میں جمع ہونے کا مہینہ ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس میں تمہیں خدا کی طرف سے دعوت دی گئی۔ خدا کی دعوت افطاری کا دسترخوان نہیں ہے۔ خداوند کی مہمانی رحمتوں و برکتوں کا دسترخوان ہے اور ان رحمتوں و برکتوں کو خدا اپنے گھر یعنی مساجد میں اتارتا ہے بھوکے انسانو! اے انسانو! اپنے اندر معنویت اور آموزش اسلامی کی ضرورت کو محسوس کرو۔ خدا کا دسترخوان پھیلا ہوا ہے۔ خانہ خدا کا دروازہ کھٹکھٹاؤ اور خدا کے وسیع رحمت و برکت کے دسترخوان سے جو اس کی کتاب اس کے گھر اور اس کے دین میں

چھپا ہوا ہے فائدہ اٹھائو۔ اس کے علاوہ ماہ رمضان مومن بہن بھائیوں کی احوال پرسی کا مہینہ ہے اور مومن بہن بھائیوں میں بھی سب سے واجب تر اپنے قریبی رشتہ دار ہیں ان کی دیکھ بھال کرو۔ اور گو تم میں سے جو صاحب حیثیت ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ محتاجوں کی دیکھ بھال کریں۔ اور جو اپنے اخراجات میں کمی کر سکتے ہیں وہ کمی کریں۔

<u>صفا نفس کا مہینہ</u>:۔ ماہ رمضان نفس و روح کو صاف کرنے کا مہینہ ہے اے لوگو تم میں سے جو اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ دشمنی بغض و کینہ رکھتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ اسے ختم کر دیں۔

<u>ماہ اجتماع</u>:۔ ماہ رمضان بھائی بہنوں سے میل جول کا مہینہ ہے یہ اجتماعات کا مہینہ ہے اے لوگو تم میں سے جن کو تنہا رہنے اور مردم بیزاری کی عادت ہے ان کو چاہیئے کہ اسے چھوڑ دیں اور لوگوں سے گھل مل جائیں تم میں سے جو اپنی آغوش مادر یعنی جامعہ سے بچھڑ گئے ہیں ان کو چاہیئے کہ اپنی آغوش مادر یعنی سوسائٹی میں واپس آجائیں اے لوگو تم میں سے جو اپنے بھائیوں کو رد کرتے ہیں ان کیلئے اپنی آغوش کھول دو ان سے میل جول بڑھاؤ۔

<u>نماز جماعت کا مہینہ</u>:۔ یہ مہینہ نماز جماعت میں حاضر ہونے کا مہینہ ہے۔ نماز جماعت کو بارونق بناؤ اور پورے ملک میں نماز جمعہ اور جمعہ کے خطبات کو پرشکوہ تر و مفید تر بناؤ۔

<u>قرآن فہمی کا مہینہ</u>:۔ یہ مہینہ قرآن فہمی کا مہینہ ہے اس مہینہ میں قرآن سمجھنے کی مشق کرو۔ جلسے ترتیب دو۔ جہاں قرآن پڑھا جائے اس کے ترجمہ اور مفہوم کو یاد کرو۔

<u>وحدت مسلمہ</u>:۔ ماہ رمضان تمام مسلمانوں کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کا مہینہ ہے۔ آپس میں اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرو۔ ماہ قدس ہے بیت المقدس کا مہینہ ہے ہمارے رہبر نے پچھلے سال ماہ رمضان کے جمعۃ الوداع کو یوم قدس جہانی کا نام دیا۔ ابھی سے خود کو اس عالمی یوم القدس منانے کے لئے تیار کر لو۔

<u>قرآن بار بار پڑھو</u>:۔ ہمیں ماہ رمضان میں خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور اس کے ساتھ دوستی کرنی چاہیئے۔ قرآن کی پناہ لینی چاہیئے اور قرآن کو بار بار پڑھنا چاہیئے۔ مسجدوں کو ہم پر رونق بنائیں (انما یعمر مساجد اللہ) مسجدوں کی آبادی فقط ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جو

خدا اور روز جزا پر ایمان رکھتے ہیں۔

<u>نماز کا مہینہ</u>:۔ اے میرے بہن بھائیو! آپ اس کے منتظر نہ رہیں کہ روز جمعہ آئے گا اور ہم نماز کے اجتماع میں شرکت کریں گے ہفتہ کے باقی دنوں میں مسجدوں میں جاکر باجماعت نماز میں شرکت کیا کریں۔ ظہر اور رات کو بہت مناسب وقت ہوتا ہے۔ اوّل ظہر جب اذان ہو تمام کاموں کو بند کرو۔ اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے باغیرت پابند اسلام تبریزی بہن بھائیوں کا ذکر کروں۔ ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جنہوں نے تبریز میں اس آخری ہفتہ سے یہ طریقہ رائج کیا ہے کہ ظہر سے قبل تمام دکانوں کو بند کر دیتے ہیں (جیسے کہ مجھے اطلاع دی گئی ہے) یہ کام اب تہرانی بھائی اور ایران کے دوسرے شہروں والے بھی شروع کر دیں۔

ظہر سے قبل مسجدوں کی طرف دوڑ کر جاؤ۔ جب مؤذن کہتا ہے حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الفلاح حیّ علی خیر العمل۔ نماز کی طرف جلدی آؤ۔ کامیابی کی طرف جلدی آؤ بہت نیک کام کی طرف جلدی آؤ اس کی مراد ہوتی ہے ذکر خدا، یاد خدا یعنی نماز کی طرف جلدی آؤ اگر ہم اس آنے والے مہینہ میں خود کو ماہ رمضان کی صاف و پاک ندی سے باکمال نیت خود کو دھو کر پاک کرلیں تو یقینی طور پر ہم آئندہ سال تک کا سرمایہ اپنے دامن میں بھر لیں گے۔

<u>آیۃ اللہ طالقانی کی تجلیل</u>:۔ پچھلے سال اسی روز رہبر امت کے حکم سے مجاہد بزرگوار مرحوم آیت۔۔۔ طالقانی نے لوگوں کے گھر علم و تربیت کے مرکز۔ مبارزہ خانہ میں قدم رکھا۔ اس طریقے کو زندہ و جاوید بنائیں۔ دشمن تمہاری نماز جمعہ سے ناراحت ہے۔ عالمی ذرائع ابلاغ اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ اس عظیم اجتماع کو معمولی سا دکھائیں۔ اور اس کی عظمت و اہمیت کو گھٹا کر بیان کریں۔ اگر یہ عظیم اجتماع، لوگوں کا یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اپنی تمام خصوصیات سمیت نہ فقط تہران میں بلکہ پورے ملک ایران میں ان دشمنان اسلام کے لئے زحمت کا سبب نہ بنا ہوتا۔ اور ان کی سازشوں کو ناکام بنانے کا موجب نہ بنا ہوتا۔ تو پھر یہ لوگ اس کی اس قدر مخالفت نہ کرتے۔

رحمت و درود و سلام ہو۔ اس مسلمان قوم کی طرف سے پیامبر اسلام پر رہبر امت پر اور مرحوم طالقانی پر خدا کی رحمت و سلامتی ہو۔ اور تمام نماز پڑھنے والے مومنوں اور مخلصوں پر اور ان تمام لوگوں پر رحمت و برکت ہو جو اس ماہ رمضان میں وقت نکال کر اس کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کیلئے اس بے مثال اجتماع سے مستفید ہونے کے لئے شریک ہوئے۔

دشمن مساجد سے خوفزدہ ہے :- دوبارہ تکرار کرتا ہوں کہ مسجدوں کو نہ بھولیں۔ دشمن مسجدوں سے خوفزدہ ہے دشمن نے انقلاب کی چنگاری کو مسجدوں سے اٹھتے دیکھا۔ یہاں تک کہ خدا کی یاد میں تمہارے ہاتھ مضبوطی سے دشمن کے سر پر پڑے۔

تم سے پہلے الجزائر میں اور بہت سے دوسرے اسلامی ممالک میں جہاں کہیں بھی مسلمان کھڑے ہوئے دشمن نے مسجدوں کے کردار کا تجربہ کیا۔ وہ اب چاہتا ہے کہ تمہاری مسجدیں بے رونق ہو جائیں لیکن قرآن تم سے چاہتا ہے کہ تمہاری مساجد آباد دکھائی دیں۔

اے مسلمانو ! (مرد و عورت) اے بھائیو ! اور بہنو ! دشمن کی خواہش کے برعکس فرمان الہیٰ کی اتباع اور اس مقدس انقلاب کو دوام بخشتے اس جہاد کو جس کے چند قدم ہم نے ابھی اٹھائے میں تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہم سب ماہ رمضان میں مسجدوں کو آباد کریں۔ صدق دلی اور صدق زبانی احساس امانت اور صاف آواز سے خدا کی باتیں، قرآنی احکام آیات خداوندی اور ان کی تفسیر کو سیکھیں۔ قرآن کو مسجدوں میں سکھائیں۔ یہ سب کچھ اس امید پر کہ اس ماہ رمضان کے مسلسل ۳۰ دن انشاءاللہ ہمارے لئے سرمایہ ہونگے جس سے آنے والے پورے سال میں ہم انقلاب کو دوام بخش سکیں گے۔ کافی مدت پہلے میں، جمعہ کے ایسے ہی خطبہ میں آپ بہن بھائیوں سے ایک نکتہ عرض کر چکا ہوں اور آج پھر اس کی تکرار کر رہا ہوں۔ میں نے آپ کو یاد دلایا تھا۔ کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا انقلاب دوام پیدا کرے اور دشمن کی ہجوم اور موجوں سے شکست نہ کھائے تو ضروری ہے کہ ہم اپنی نگاہوں کو اندرون خانہ سے بیرونی سرحدوں کی طرف معطوف کریں۔ یعنی بیرونی مسائل اور سرحدوں کے اس پار کے مسائل

پرواخلی مسائل سے زیادہ توجہ دیں ۔طبعی طور پر ہمارے اندرونی مسائل ایسا گھیرا ڈال لیں گے کہ ہم باہر کی دنیا سے بالکل غافل ہو جائیں گے ۔ وہ لوگ جو اپنے گھر کی دیوار کے باہر کے حالات سے غافل رہتے ہیں ۔ان کو اپنی حفاظت کرنے کی ضمانت بھی نہیں ملتی ۔اے میرے بھائیو! بہنو! اور عزیزو میں نے مجھ کے خطبوں میں اس بات کی سفارش کی تھی ۔لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اپنے اندرون خانہ کی جزئیات میں ایسے الجھ گئے ۔کہ باہر سے بالکل غافل ہو گئے کے دست نابکار نے ہمیں اجازت نہ دی کہ بڑے بڑے مسائل سازشوں مخالف طوفانوں اور سرحدوں کے اس طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکیں ۔

بائیں بازو کے پردہ میں امریکی ہاتھ

دشمن کے ہاتھوں نے مختلف ناموں، مختلف نعروں اور مختلف عنوانات کے ذریعہ ہمیں مصروف رکھا ۔کچھ کو دوسروں کی جانوں میں الجھائے رکھا اور کچھ لوگوں کو بائیں بازو کے پردہ میں اس مکتب فکر کے ساتھ تعلق یا اس کے ساتھ تعلق میں الجھائے رکھا ۔چھوٹے چھوٹے مسائل کو بڑا بنا کر سامنے لائے اور ایک انقلاب کے بعد درپیش آنے والی طبعی مشکلات کو ملت کے سامنے بہت بڑا بنا کر پیش کیا گیا ۔اور ساتھ ہی یہ بات ملت کے ذہن میں بٹھا دی کہ ان سب کا فوری حل چاہیئے ۔کچھ لوگوں کو مختلف ناموں کے ساتھ ہمارے معاشرہ کی صف سے الگ کر کے پیش کیا ۔اور ان کو دوسروں سے ممتاز قرار دیا اور لوگوں کو ان کی طرف متوجہ کرانا غیر ذمہ دار اخباروں میں موٹی موٹی سرخیاں لگوا کر چھوٹے چھوٹے مسائل کو لوگوں کی نظروں کے سامنے بڑا بنا کر پیش کیا گیا اور لوگ ان چھوٹے چھوٹے داخلی مسائل میں الجھ کر رہ گئے ۔دشمن اس وقت پوری طرح مصروف تھا ۔سرحدوں کے اس طرف سے ہو یا دریا پار سے غرض ہر جگہ دشمن مختلف سازشوں میں مصروف رہا ۔ایک بہت بڑے عالمی جال کی بنیاد ڈال دی گئی اور اسی جال سے اندرونی سازشوں کی پرورش بھی ہو رہی تھی ۔ان ایام میں جب بائیں بازو کے نام سے الحادی مکتب کے نام پر اسی علم کے مرکز میں مار کٹائی شروع ہوئی ۔ہم نے اس وقت لوگوں

سے کہا کہ یہ سازشش امریکہ کی ہے۔ اس دن جب لوگ سڑکوں پر نکل آئے اسلامی حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ کارخانوں میں جا کر مومن و مخلص مزدوروں کو جو جامعۂ اسلامی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کام کر رہے تھے کام سے روکا۔ ان سے کارخانے بند کروائے۔ تنخواہوں میں اضافہ کے مطالبات کئے۔ قرضے مانگے۔ ہم نے اس وقت کہا تھا کہ اگرچہ یہ سب کچھ ظاہری طور پر مارکسزم کے نام پر کیا جا رہا ہے لیکن اس میں امریکہ کا اشارہ ہے۔ انقلاب کے مخالف لوگ بجائے اس کے کہ وہ امریکی سامراجیت کے خلاف کچھ بولتے، انقلابی زندگی کی گرہوں کو کھولتے قوم کو چھوٹے چھوٹے بہت معمولی گھریلو مسائل میں اُلجھا کر رکھ دیا۔ ہم نے اس وقت کہا کہ یہ ایک خصوصی چال ہے لوگ سمجھیں یا نہ سمجھیں یہ سب لوگ باہر سے ہدایات حاصل کر رہے ہیں۔ ہم نے جو کچھ کہا تھا لوگ اس کو روز روشن کی طرح اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ دشمن نے اپنی سازشش کو تیار کر لیا تھا اور پچھلی جمعرات کو ترپ کے آخری پتے کو پھینکنے کی تیاری میں تھا اور اپنے گمان میں اس عمل سے وہ اسلامی انقلاب پر فاتحہ پڑھنا چاہتے تھے

دشمن نے اپنے خیال میں صحیح حساب کیا تھا۔ ایک طرف اس نے ہمارا اقتصادی محاصرہ کر رکھا تھا تاکہ ہم اپنی روزمرہ کی ضروریات زندگی کو حاصل نہ کر سکیں۔ دوسری طرف سے اندرون خانہ کچھ کرائے کے لوگ خرید رکھے تھے کہ ملکی پیداوار کم ہو جائے۔ اگر گندم کا کھلیان ہے تو اسے جلا دیں۔ اگر کاشت کی زمین میں بیج ڈال دیا ہے تو اس کو کسی طریقہ سے خراب کر دیں۔ اگر کارخانہ ہے تو اس کو بند کروا کے ہڑتال کروا کے پیداوار میں کمی کا باعث بنیں۔ پس جب داخلی پیداوار کم ہو گی، باہر سے کچھ نہیں آئے گا یقیناً قیمتیں اوپر چڑھ جائیں گی۔ اجناس مہنگی ہو جائیں گی۔ جب کام بند ہو جائیں گے بے کاری بڑھ جائیگی اور جب ایک طرف سے مہنگائی ہو گی اور دوسری طرف سے بیکاری تو لوگ ناراحت ہوں گے کیونکہ ان کو یہ خبر نہیں ہے کہ اس کا اصل سبب کون ہے، کس کی طرف سے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے؟ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ اس ڈوری کو امریکہ نے تھام رکھا ہے۔ اپنے داخلی کرائے کے مزدوروں سے لوگوں میں یہ تاثر دے رہا ہے کہ یہ بے روزگاری جمہوریہ اسلامی کی پیدا کردہ ہے اور اس طریقہ سے اسلامی جمہوریہ سے لوگوں کو ناراض کر دیں گے۔ دشمن نے اس طرح سے

حساب لگا رکھا تھا۔ پھر مختلف بہانوں کے ذریعہ لوگوں کو سڑکوں پر لے آئے۔ کچھ غیر ذمہ دار عورتوں کو سیاہ ماتمی لباس میں اپنے طاغوتی و شیطانی زرق برق لباس کے جانے پر ماتم کرنے کے لئے سڑکوں پر لے آئے کچھ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ حکمران طبقہ کو ان سے سرد مہری کا سلوک کرنے کی تلقین کریں۔ کچھ کو کارخانوں میں، کچھ کو وزارت خانوں میں اور کچھ کو دفتروں میں کھینچا تاکہ وہاں پر کام کی رفتار کو سست کر دیں۔

سامراجی امریکہ کے نقشے

کچھ لوگوں کو کم کام کرنے پر آمادہ کیا اور کچھ کو نافرمانی پر۔ جمہوریہ اسلامی کی فوج میں جو صادق مومن اور خدا شناس اشخاص سے تشکیل دی گئی تھی کچھ نوکروں کو بھیجا کہ وہاں ضد انقلاب تحریک چلائیں۔ ملک کے اندر یہ لوگ اور عراقی نوکر سرحد پار سے اور ایران سے بھاگے ہوئے مجرم یورپ، مصر اور عراق میں بیٹھ کر، امریکہ میں رہ کر ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ پروگرام بنایا کہ وہ ایک دم آئیں اور نماز جمعہ میں بم گرائیں اور اس ملت کے دس لاکھ افراد کو ختم کر دیں اور اس طرح سب کچھ تمام ہو جائے گا۔ یہ دشمن کا نقشہ تھا۔ دشمن نے اس پروگرام کو چند مہینے پہلے شروع کیا تھا اور ان کا آخری حملہ جو جمعرات کو ہونا تھا اور اسی میں سب کچھ تمام ہونا تھا لیکن انقلابی محافظ کئی ہفتوں سے اس سازش کی تاک میں تھے انہوں نے اس سب کو پہچان لیا تھا اور جانتے تھے کہ دشمن کیا کچھ کرنے والا ہے۔ خدائی لشکر شیطانی لشکر کے تعاقب میں تھا اور وہ ان کے کام پر نظر رکھے ہوئے تھا کہ اچانک ان کے آپریشن کے نکتہ آغاز میں ان کو گرفتار کر لیا اور ان کے تمام پروگرام کو ناکارہ بنا دیا۔ لیکن ملت مسلمان کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے یہ آخری سازش نہیں تھی اور نہ ہی پہلی سازش تھی۔ امریکی سامراجیت اور اس کے ساتھی اس کے پالتو کتے مصر میں، عراق میں سامراجیت اور صیہونیت کے نوکر اور اندرون ملک میں کرائے کے ٹٹو بیکار نہیں بیٹھے ہیں اور وہ بیکار نہیں بیٹھیں گے۔

فوج اور دفتروں میں پاکسازی کی ضرورت

معلوم ہے کہ سازش کی بنیاد منہدم ہو چکی ہے لیکن اس کی شاخیں داخل و خارج میں ابھی تک موجود ہیں اور ضروری ہے یہ بوسیدہ شاخیں بھی قطع کر دی جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام خمینی بار بار تاکید فرما رہے ہیں

دفتروں کو انقلاب دشمن عناصر سے پاک کردو۔ امام امت چاہتے ہیں کہ تمام حکومتی دفاتر خیانت کار افراد سے پاک ہو جائیں۔ فوج کی صفائی ہونی چاہیئے۔ وزارت خانوں کو پاک بنایا جائے۔ ایمان کے معیار کو تخصص و مہارت کے معیار پر ترجیح دینی چاہیئے۔ اور خود ملت کو ہر حالت میں ہوشیار رہنا چاہیئے۔

اس غیر انسانی اور گندی سازشں کے ساتھ ساتھ جو داخلی اور خارجی کرائے کے نوکروں کے ذریعہ انجام پا ئی تھیں آپ نے دیکھا کہ تہران کے اندر اور اسی طرح دوسرے شہروں میں ناصریوں کے ساتھ کون لوگ تھے جنہوں نے کیسے کیسے کام سرانجام دیئے اس جگہ میں فقط دو کام بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

انقلاب کے خلاف مظاہرے

ایک نمونہ تو انہی سیاہ پوش عزادار عورتوں کا ہے، ہم ان عورتوں سے یہ نہیں کہتے کہ تم بدمعاش اور بدقماش ہو۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں کہ ان میں سے کچھ ایسی ہوں، کچھ ایسی نہ ہوں، لیکن ہم ان سے کہتے ہیں کہ اولاً تم جھوٹی ہو، ثانیاً انقلاب کی مخالف ہو۔

جھوٹی اس لئے ہو کہ تم نے سیاہ لباس اس لئے پہنا ہے تاکہ یہ ظاہر کرو کہ اس ملک میں آزادی نہیں ہے اور آزادی نہ ہونے پر تم نے عزاداری کا لباس پہن رکھا ہے۔ تم چاہتی ہو یہ کہو کہ اس ملک میں آزادی نہیں ہے اور ہم آزادی کا سوگ منا رہے ہیں اس لئے سیاہ لباس پہن رکھا ہے۔ میں کہتا ہوں تم جھوٹ بول رہی ہو۔ کیا تم نے اسی قوم میں زندگی نہیں گزاری۔ کیا تم ایران میں نہیں رہی ہو۔ اس دن جب تین کروڑ مسلمان بڑی تنگی کی زندگی گزار رہے تھے اور خون آشام پہلوی جلادوں کے پیروں تلے تڑپ رہے تھے اس وقت تم کہاں تھیں۔ اس وقت تم نے سیاہ لباس کیوں نہ پہنا۔ اس دن تم نے آزادی کی عزاداری کیوں نہ منائی۔ اس دن جب ملّت اپنے فرزندوں کو دیکھ رہی تھی کہ خزاں کے پتوں کی طرح زمین پر گر رہے ہیں اس دن تم کہاں تھیں۔ اس دن جب اس ملت کے جوان۔ اس ملت کے مرد اور عورتیں کال کوٹھریوں میں تھے۔ وہ دن جب بچے سالوں اپنے والدین کا چہرہ نہ دیکھتے کیونکہ وہ جیل خانہ میں ہوتے تھے۔ اس دن جب پہلوی کے جلاد جیل خانوں کے اندر پیر و جوان، زن و مرد، خرد سال بچوں کو

سردی وگرمی کی تمیز کے بغیر بڑی بے دردی سے قتل کرتے تھے اس وقت تم کہاں تھیں۔ اب یہ قوم آزادی کا تجربہ کر رہی ہے۔ مدتوں تک اس ملت کو آزادی کی خبر تک نہ تھی۔ اس وقت یہ قوم آزادی کے ساتھ بات کرتی ہے۔ آزادانہ سوچ کی مالک ہے۔ آزادی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ تم جیسی انقلاب مخالف عورتوں کو اجازت دے دی ہے کہ تم سڑکوں پر نکل کر اسلامی حکومت کے خلاف مظاہرہ کرو۔

اگر آزادی نہ ہوتی

اگر آزادی نہ ہوتی تو تم سب کو اس جرم میں کہ تم نے اسلامی انقلاب کے خلاف مظاہرہ کیا ہے جگہ جگہ پھانسی پر لٹکا یا جاتا۔ تم اس قوم کے شہیدوں کے خون کی موج پر ناچ رہی ہو۔ بے شرم عورتو! تم تو طاغوتی زرق وبرق لباس کی حفاظت کر رہی ہو۔ تمہارا اور ہمارا مسئلہ پردہ کا مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ مسئلہ حجاب عوام کی ضرورت اور انقلابی فریضہ ہے۔ ہم تم عزاداروں اور سیاہ پوشوں سے پردہ کی بات نہیں کرتے۔ ہم تمہیں ہرجائی عورت نہیں کہتے۔ ہرجائی عورت صرف ایسا گناہ کرتی ہے جو اس کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن تم نے ایک انقلاب کے خلاف قیام کیا ہے۔ اور یہ کام کس وقت انجام پاتا ہے۔ یہ اس وقت انجام پا سکتا ہے جب امریکی کرد اور عورتیں تہران سے سہران کے فوجی ہوائی اڈے کی طرف حرکت کرتے ہیں تاکہ عراق کی سرحد سے ان کی مدد کے لئے امریکی مزدور پہنچ جائیں اور اسلامی انقلاب پورے طور پر ایران سے ختم ہو جائے۔ ان سب کا آپس میں کوئی ربط نہیں ہے؟

دوسرا نمونہ:۔ کل کا واقعہ ہے کافی دن ہوئے کہ حکومت نے اعلان کیا تھا کہ فٹ پاتھوں پر جن لوگوں نے دکانیں لگا رکھی ہیں سڑک کے دونوں طرف جگہ جگہ مختلف لوگ مختلف چیزیں بیچنے میں مشغول ہیں یہ سارا کچھ مزدوروں کے عنوان سے ہے لیکن ان میں سے بعض جگہیں جو ہیں وہ فساد، فحاشی وگمراہی کا مرکز ہیں۔ اور انقلاب کی مخالف ہیں ان کو ہٹا دینا چاہیئے۔ دو ماہ قبل حکومت نے یہ اعلان کیا تھا اور کہا تھا کہ اگر کام کی تلاش ہو تو ایسے ادارے موجود ہیں جو کام تلاش کر کے دیں گے۔ ایسے لوگ موجود

ہیں جوان کی مشکلات حل کریں گے۔ ان کے لئے مناسب کاروبار تلاش کیا جائے گا۔ ہر ایک کی صلاحیت و قابلیت کے مطابق ان کی مدد کی جائے گی۔ اس کے مسئلہ کو حل کردیا جائے گا۔ لیکن جب حکومت کے لوگ اپنا کام انجام دینے نکلے تو مٹھی بھر ۱۷، ۱۸ سالہ نوجوان اور ان کے ساتھ کچھ لڑکے اور لڑکیاں تھے کہ دیکھتے دیکھتے ان کی تعداد میں کچھ اضافہ ہوا چلے جا رہے تھے اور یہ نہ بتاتے تھے کہ ان کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے میونسپل کارپوریشن کا دروازہ توڑ دیا اور وہاں دھرنا مار کر بیٹھ گئے اور پروپیگنڈہ شروع کردیا۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ منتشر ہو جایئے تو یہ لوگ وہاں سے نہیں اٹھتے۔ اپنا کوئی مقصد نہیں بتاتے الٹا گولی چلانا شروع کردیتے ہیں۔ کچھ لوگ زخمی ہوگئے اور شاید کچھ مارے گئے اور شہادت کا درجہ پایا۔ بعد میں جب ان کے متعلق تحقیق کی گئی تو پتہ چلا یہ لوگ مخالفین انقلاب سے وابستگی رکھتے ہیں یہ وہی ہیں جنہوں نے یونیورسٹی میں فساد کرایا تھا۔

نهضة ترجمة
Translation Movement

خطبہ نمبر۲

لاکھوں فرزندان توحید سے امام جمعہ تہران حجۃ الاسلام والمسلمین آقای خامنہ ای نے ۵ رمضان المبارک بروز جمعہ ان الفاظ سے اپنے پہلے خطبہ کا آغاز فرمایا۔

(الف) تقویٰ فلاح و رستگاری کا ذریعہ ہے

روزہ کی ہمہ گیر افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا روزہ انسان میں تقویٰ ایجاد کرتا ہے انسان کا گناہ سے بچے رہنا تقویٰ کے آثار میں سے ایک اثر ہے۔ تقویٰ ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے لیکن خود تقویٰ ہدف و مقصد نہیں۔ بلکہ تقویٰ انسان کی فلاح و رستگاری کا ایک وسیلہ ہے رستگاری ایک جامع و کامل مفہوم کا حامل لفظ ہے یعنی انسان کا ہر اس چیز سے آزاد ہو جانا جو اس کو کسی نہ کسی طریقہ و انداز سے اپنی قید و بند میں رکھتی ہے۔ عالم فکر و اجتہاد میں آزاد ہونا۔ انبیاء کرام اس دنیا میں اس لئے آئے تا کہ وہ انسان کو غلط سوچ اور غلط عقائد سے نجات دلائیں انسان کے ہاتھ و پاؤں کو جو غیر فطری نظریات و عقائد کی زنجیروں میں جکڑ چکے ہیں۔ ان سے رہائی دلائیں رستگاری کا مطلب انسان کو اخلاق باطلہ انسان کے لئے تباہ کن عادات خود خواہی، دوسروں کو اہمیت نہ دینا، اپنے مسلمان بھائیوں سے حسد و بغض، دشمنی اظلم و زیادتی کرنا اس قسم کی اور بری عادات سے رہائی دلاتا ہے۔

انسان کی سابقہ تاریخ اور موجودہ دور میں آپ ان تمام صفات کو انسان کے اندر پاتے ہیں، یہی وہ صفات و عادات ہیں جو اس انسان کی بدبختی، جمود کا سبب بنتی ہیں یہ سب انسان کے لئے ایک قسم کی زنجیریں ہیں جنھوں نے انسان کو جکڑ رکھا ہے انسان کا پیسے سے محبت کرنا، شہوت کی تکمیل کے لئے کوشاں رہنا منصب و رتبہ کی خواہش اور بعض انسان مقام و پیسہ کو اہمیت نہیں دیتے۔ نیک نامی کے خواہاں ہوتے ہیں یہ تمام باتیں انسانیت کے حصول کمال اور اس کی رستگاری و فلاح کے سامنے رکاوٹ ہیں۔

لیکن اگر انسان کے پاس تقویٰ کی نعمت آجائے اور انسان اس بات پر آمادہ ہو جائے کہ اس کی زندگی کا ہدف و مقصد فقط رستگاری و فلاح کا حصول ہے تو پھر وہ اس بات سے بخوبی آگاہ ہو جائے گا کہ حق وہ نہیں تھا جس پر وہ سالہا سال سے خود عمل کر رہا تھا اور لوگوں کو اس کی دعوت دے رہا تھا۔ بلکہ حق کچھ اور تھا۔ اس وقت رسول اکرمؐ کے اس فرمان کا معنی بھی واضح ہو جاتا ہے کہ قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا۔ لا الہ الا اللہ (کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے) کہو اور فلاح حاصل کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ مکمل رستگاری اور فلاح اسی کلمہ کے کہنے اور اس کے مفہوم پر عمل کرنے میں ہے۔ ہمہ جانبہ کامیابی یعنی غلط سوچ، بد اخلاقی خود خواہی، خواہشات نفسانی سے چھٹکارا۔ لیکن فقط اس سے مکمل کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر ایک انسان کی فکر صحیح ہو جائے۔ لیکن وہ ظالم کے ظلم کو سہتا رہے ظالم کے خلاف قیام نہ کرے مثلاً امریکہ جنایت کار کے خلاف اس لئے آواز نہ اٹھائے کیونکہ وہ ایک سپر طاقت ہے یا روس خونخوار کے ظلم پر اس لئے خاموش رہے کیونکہ اس کے پاس جدید ترین اسلحہ ہے اور میرے پاس کچھ نہیں تو اس انسان کو ابھی فلاح و رستگاری حاصل نہیں ہوئی ابھی تک وہ سپر طاقتوں اور ظالموں کی غلامی میں ہے۔ ابھی تک وہ آزاد نہیں ہے۔ مکمل کامیابی اس کو اس وقت نصیب ہو گی جب پوری دنیا کے ظالموں کے خلاف بغیر کسی خوف کے قیام کرے۔ ان کے ظلم کو برداشت کرنے سے انکار کر دے مکمل رستگاری اس وقت حاصل ہو گی۔ جب یہ انسان خود کو ذہنی، فکری، اخلاقی، معاشرتی زندگی میں، سیاسی، معنوی طور پر خود کو ہر طاقت سے آزاد کر کے فقط اللہ کے سپرد کر دے اور یہی مطلب لا الہ الا اللہ کا ہے، یہ کامیابیاں دین کا اصلی هدف ہیں۔ یہی اصل توحید ہے۔ یعنی ایک پرچم تلے آجانا۔ ان کامیابیوں کے حصول کا ذریعہ کیا ہے؟ روزہ! ۔ روزہ کس طرح ان تمام کامیابیوں کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ کیونکہ روزہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا کرتا ہے اور تقویٰ تمہیں رستگاری و کامیابی کی نعمت سے نوازتا ہے۔ پس اب غور کریں ماہ رمضان کے روزے کتنی اہمیت رکھتے ہیں۔

آپ پر روزہ فرض ہے۔ یہی آپ کا کھانا، نہ پینا، تپتی دھوپ میں اٹھنا، بیٹھنا امریکہ کے اقتصادی

محاصرے کو برداشت کرنا، دشمن کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کرنا۔ اس کے لالچ میں نہ آنا۔ انقلابی جوش وجذبہ کی حفاظت کرنا یہ سب وہ کام ہیں جن کو آپ روزہ کی زبان سے ادا کر رہے ہیں۔ روزہ کے ذریعہ آپ اپنی خواہشات نفسانی کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ تمام باتیں رستگاری وکامیابی کا وسیلہ ہیں روزہ ہر قسم کی قید وبند سے رہائی دلاتا ہے خود اعتمادی پیدا کرتا ہے انسان کو استقلال و آزادی عطا کرتا ہے روزہ بہت مفید ہے۔ آپ کے لئے یہ بات باعث افتخار ہونی چاہئیے کہ اس سال کے روزے آپ ایک اسلامی طاہر قرآن کی حکومت اپنی حکومت اور آزاد فضا میں رکھ رہے ہیں۔ اب طاغوت وجابر حکمران آپ کے سر پر نہیں ہے۔ اب وہ زمانہ نہیں ہے جب آپ راتوں کو چھپ چھپ کر عبادت کرتے تھے دن کو روزہ تو رکھتے لیکن دفتروں میں جاکر طاغوت ظالم وجابر حکومت کی خدمت سرانجام دیتے تھے۔ آج ہماری نماز، روزہ، خیرات، تلاوت قرآن دعا ہماری زندگی کا سرمایہ بن سکتے ہیں۔ آج ہمارا کاروبار سیاسی گفتگو تعمیر نو میں حصہ لینا، معاشرتی حالات کی بہتری کے لئے سوچنا، ہمارا اٹھنا بیٹھنا، بات چیت کرنا سب عبادت ہے پس میرے بہن بھائیو اس سال روزہ کو خوب اہمیت دو۔ اولاً مکمل امساک کرو، یعنی کھانے پینے، جنسی خواہشات سے پرہیز کریں۔ زبان کو ہر قسم کی لغویات سے بند رکھیں، جھوٹ، فریب، تہمت دھوکہ دہی سے خود کو محفوظ رکھیں۔ آنکھ وکان کو ہر قسم کے محرمات سے بچا رکھیں۔ اس سال ہمارا اقتصادی محاصرہ ہو چکا ہے ہم پوری دنیا کے مقابلہ میں بہادرانہ انداز میں اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں اس سال تمام بڑی طاقتیں بڑے غضب کی حالت میں ہمارے خلاف صف آرا ہیں۔ ہم نے تمام بڑی طاقتوں کو پیر کی ٹھوکر مار دی ہے کسی کی پرواہ تک نہیں کی۔ اس سال ہم نے تمام ان حکومتوں، شخصیتوں کو ناراض کر دیا ہے۔ جو اسلام کی رہبری قرآن کی حکومت، اسلامی سیاست کی مخالف ہیں۔ ہم فقط خدا کو چاہتے ہیں اور کسی سے نہیں ڈرتے کیونکہ خداوند نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے مت ڈرو یعنی فوجی انقلاب، کارٹر، کارٹر کی کٹھ پتلی حکومتوں سے مت ڈرو فقط خدا سے ڈرو۔ ہم اس سال ایک خاص وضع و حالت سے دوچار ہیں ہمیں چاہئیے کہ خود کو اپنی اقتصادی حالات کے مطابق ڈھال

دیں۔ دن میں پندرہ سولہ گھنٹے نہ کھانا اور پھر افطار کے وقت قسما قسم کے کھانوں سے اس کمی کا جبران کر دینا یہ کامل روزہ نہیں ہے۔ روزہ کا کمال اس میں ہے کہ آپ ان ایام میں کم و سادہ غذا کھائیں۔ فضول خرچی نہ کریں۔ فقراء کی احوال پرسی کریں۔ کیونکہ اسلام نہیں چاہتا کہ دولت مند اور ایک محتاج و فقیر کے درمیان نبرد آزمائی ہو۔ اس نے دولت مند کو حکم دیا ہے کہ وہ فقیر سے محبت کرے۔ اس کی دیکھ بھال کرے اس کی مشکلات کا مداوا کرے۔ ہمیں چاہیئے ہم کامل روزہ رکھیں پورا امساک کریں اور جیسے دن گذرتے جائیں، اس امر کی طرف پوری توجہ رکھیں کہ آپ نے انقلابی وظائف میں کتنی پیشرفت کی ہے اور کتنے انقلابی دساتیر پر عمل کیا ہے اور اپنی نفس کی اصلاح کتنی انجام دی ہے۔ ہر جمعہ کو اس پیشرفت کے اثر کو اپنے اندر وقت سے ملاحظہ کریں۔ کیونکہ روزہ تمہاری مقاومت و استقامت کو روشن کرتا ہے۔ آپ میں عبادت کا شوق، نماز جماعت و نماز جمعہ میں باقاعدہ حاضر ہونا، تلاوت کلام پاک، تفسیر قرآن کا درس، پروردگار کی حمد و ثنا اور دعاؤں کا پڑھنا یہ سب باتیں آپ کے مسلمان ہونے کی علامت ہیں۔ اگر آپ میں دعا و ذکر الٰہی و عبادت کا میلان کم ہو تو آپ سمجھ لیں۔ آپ صحیح مسلمان نہیں جو کچھ آپ نے انجام دیا ہے وہ درست نہیں، اپنی درستی کرو اور روزہ کو کامل کرو، روزہ کا کمال اس میں ہے کہ آپ میں روز بروز عبادت کا شوق بڑھتا جائے۔ میں اپنے بہن بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ رہبر امت کے فرمان کے نتیجہ میں مساجد میں یہ جو روزانہ عظیم اجتماعات منعقد ہوتے ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ مفید بناؤ۔ مساجد سے متعلق علماء کرام سے گذارش ہے کہ جو ڈیوٹی بھی انہوں نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے چاہے وہ تعلیم القرآن کی ہو یا خطابت کی اس کو بہت دقت اور پوری ذمہ داری سے سرانجام دیں کیونکہ یہ لوگ جو آپ کے گرد اگرد جمع ہوئے ہیں ان کو صحیح و عمیق اسلامی تعلیمات دینے کی اشد ضرورت ہے۔ میں امیدوار ہوں کو اس طرح یہ مہینہ ہمارے لئے برکت و رحمت کا مہینہ ہوگا۔

(ب) اسلام مورچہ بہ مورچہ عالمی کفر کو پیچھے دھکیل دے گا۔

ایک مطلب جو قرآن مجید میں باریک بینی اور تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے وہ جنگ سے متعلق ہے۔ اس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ قرآن جنگی مسائل کو کافی اہمیت دیتا ہے کیونکہ بہت کم مسائل ایسے ہیں جن کی قرآن مجید میں جزئیات کو بیان کیا گیا ہو بلکہ اکثر و بیشتر مسائل میں فقط کلیات و اصول کے ذکر پر اکتفاء کی گئی ہے۔ یہ اس لئے نہیں کہ قرآن چاہتا ہے مسئلہ گوئی کرے فرعی و جزئی مطالب کو بیان کرے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان بیان شدہ مسائل میں سے ہر مسئلہ ایک کلی بنیادی اور پر اہمیت مسئلہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ آیات جن میں جنگی مسائل کو ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ آیۃ مجیدہ ہے۔ اے رسول ان جنگجو مجاہدوں سے کہہ دو۔ دشمن اس بات کو پسند کرتا ہے کہ آپ اپنے جنگی وسائل اور اسلحہ سے غافل ہو جائیں۔ دشمن چاہتا ہے کہ تمہاری غفلت سے فائدہ اٹھائے۔ اپنی پوری طاقت کو یکجا کر کے تم پر زوردار حملہ کرے۔ یہ ایک بہت ہی سادہ جنگی حربہ ہے جس کی طرف قرآن مجید اپنے فوجیوں کی توجہ دلا رہا ہے۔ لیکن اس میں قرآن ایک کلی اور بنیادی بات کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جنگ زمانہ پیغمبر سے خاص نہیں بلکہ ہر زمانہ کے مسلمان خاص کر موجودہ زمانہ کے مسلمان اس امر کی طرف متوجہ رہیں، کہ آپ کے دشمن امریکہ، روس، ان دونوں کے چیلے مثل اسرائیل، سادات، صدام یہ سب اس فکر میں ہیں کہ آپ اپنے اسلحہ کو زمین پر رکھ دیں۔ اپنے جنگی وسائل سے آپ غافل ہو جائیں تاکہ وہ آپ کو غفلت میں پا کر سب یکجا ہو کر حملہ آور ہوں اور آپ کو نیست و نابود کر دیں۔

سلاح ایمان

آپ کا اسلحہ کیا ہے؟ آپ کا اسلحہ فقط دنیا میں مروج اسلحہ نہیں اگرچہ اس بات کی ابھی ضرورت ہے، کہ آپ کے پاس یہ اسلحہ بھی ہو۔ لیکن اس اسلحہ کے علاوہ تمہارے پاس ایک اور اسلحہ بھی ہے جو اس ظاہری اسلحہ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ وہ وہی اسلحہ ہے جس سے آپ دشمن پر غالب آئے جب کہ آپ

کے پاس ظاہری اسلحہ موجود نہ تھا۔ یہ اسلحہ ایمان، توحید، اسلامی حکومت کے قیام کا عشق و محبت رہبر امت امام خمینی سے علاقہ مندی ہے یہ اسلحہ ظاہری اسلحہ سے زیادہ تیز ہے۔ دشمن کا خیال یہ تھا۔ کہ آپ اسلحہ کو زمین پر رکھ چکے ہیں۔ یا کم از کم کچھ لوگ اسلحہ زمین پر رکھ چکے ہیں' اور آپ میں اب پہلے کا سا اتحاد نہیں رہا وہ جانتا ہے کہ اہل علم اسلامی معاشرہ میں ایک تیز دھار اسلحہ کا کام دیتا ہے لیکن اس نے خیال کیا کہ آپ اپنے علماء سے بد دل ہو چکے ہیں ان کو چھوڑ چکے ہیں، دشمن جانتا ہے کہ تعلیم قرآن۔ تفسیر قرآن، اسلامی تدریسی جلسے ایک تیز دھار اسلحہ کا کام دیتے ہیں۔ اس کے خیال میں آپ اس کو چھوڑ چکے ہیں۔ میں نے آپ سے ایک دو ہفتہ قبل اس بات کا ذکر کیا تھا کہ بیرونی خاص کر مغربی مطبوعات میں یہ نشر کیا گیا ہے کہ اب لوگ نماز جمعہ میں پہلے کی طرح نہیں آتے، یہ لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور اسی وقت ملک کے طول و عرض میں لوگوں کا ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں نماز جمعہ کے لئے جمع ہوتا۔ مادہ پرستوں کی نگاہ میں کچھ اہمیت نہیں رکھتا وہ اس کی معنویت و روح کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتے۔ ان کے خیال میں ان اجتماعات میں وحدت کی روح باقی نہیں رہی۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ اب متوازی انقلاب لانے کے لئے زمین ہموار ہو چکی ہے ان کے خیال میں حملہ کے مقدمات فراہم ہو چکے ہیں،

مادہ پرستوں اسلام دشمنوں کی غلط سوچ

اب جب کہ وہ ناکام ہو چکے ہیں۔ اپنے حملہ میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اس وقت کفر و نفاق کے سرکردہ لیڈر آپ انقلابی لوگوں کے جیل خانوں میں قید ہیں انہوں نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ان کا پروگرام تھا کہ کافی مقدار میں لوگوں کو قتل کر دیں گے اگر لوگوں کی طرف مزاحمت ہوئی۔ اسی طرح رہبر امت امام خمینی کا گھر سیکرٹریٹ صدر ہاؤس مدرسہ فیضیہ قم کو بم سے اڑانا۔ اور بڑے بڑے علماء سیاسی شخصیتوں کا قتل ان کے پروگرام کا حصہ تھا۔ جو اعلانات

انہوں نے نشر کرنے تھے ان میں یہ بات سرفہرست تھی کہ ایران میں غیر ایرانی تہذیب یعنی اسلام و قرآن کو پروان نہیں چڑھنے دیں گے۔ اگر کسی نے اسلام کا نام لیا تو اس کو پھانسی دے دی جائے گی۔ ان مجرموں کا پروگرام یہ تھا کہ وہ اسلام قرآن کے خلاف جنگ لڑیں۔ اس ملک سے اسلامی تعلیمات قرآنی احکام کو سرے سے ختم کر دیں، اس غیور ملت پر اچانک حملہ کرنے کا پروگرام تھا لیکن اپنے تمام پروگراموں میں وہ ناکام رہے۔ بڑی طرح ان کو شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ ان کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا، خدا نے مدد کی۔ ان کے تمام اندازے غلط ثابت ہوئے آپ نے پوری بیداری کا ثبوت دیا ان کا خیال تھا کہ نور خدا کو وہ ایک پھونک مار کر بجھا دیں گے۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ طے کر رکھا ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کرے، چنانچہ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور دین کی اس سرزمین پر حفاظت فرمائی۔ یہ تو اسلامی حکومت کا آغاز کار ہے ابھی تو چند فیصد اسلام لایا گیا ہے۔

اے اسلام کے دشمنو! اے امریکہ و روس، اے مادیت پرستو، اے کافرو! اے مشرق و مغرب کی سپر طاقتو! تم نے ابھی تک اسلام، خدا اور توحید کو نہیں سمجھا، اور تم اس وقت ہماری بات مان بھی نہیں سکتے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ یہ تو ابھی ابتداء کار ہے۔ اسلام ضرور آئے گا۔ اسلام مرحلہ وار تمہیں اور عالمی کفر کو پیچھے دھکیل دے گا۔

اب اس مقام پر میں ایک مطلب کی طرف تمہاری توجہ کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اول انقلاب سے لیکر اب تک دشمن پوری کوشش میں لگا ہوا ہے کہ وہ لوگوں سے علماء کے اثر و رسوخ کو کم کرے ان سے ان کو بددل کر دے۔ اسی وجہ سے وہ مسلسل علماء کے خلاف اشتہارات، پمفلٹوں کے ذریعہ پروپیگنڈہ کر رہا ہے۔ آپ ذرا غور کریں یہ سارا پروپیگنڈہ علماء اور روحانیت کے خلاف کیوں کیا جا رہا ہے؟ آقائے موصوف نے ایران میں علماء کے کردار پر مفصل روشنی ڈالی ہم اس کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ علماء ہی انقلاب کی روح رواں تھے۔ اس انقلاب کا آغاز علماء ہی نے کیا اور علماء ہی اس انقلاب کی بقاء میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دشمن علماء سے زیادہ خوفزدہ

ہے، علماء نے پوری ایران کی تاریخ میں چاہتے وہ زمانہ تاچار سے متعلق ہو یا اس کے بعد تنہا دشمن کے ساتھ مقابلہ کیا۔ جیل کی صعوبتیں جھیلیں اور لوگوں کو بیدار کیا اور سارا کچھ علماء نے بغیر کسی لالچ اور طمع کے سرانجام دیا بلکہ وہ اس کو شرعی وظیفہ سمجھ کر انجام دیتے رہے۔ دشمن اب یہ چاہتا ہے کہ علماء مسجدوں کے اندر محدود ہو کر بیٹھ جائیں۔ علماء میدان سیاست میں نہ آئیں علماء پارلیمنٹ میں نہ آئیں یہ اس لئے کیونکہ وہ فقط علماء کے قلم و بیان اور عمل سے خوف زدہ و ہراساں ہے وہ بخوبی جانتا ہے۔ جب تک لوگ علماء کی دہلیز پر جمع رہیں گے اس وقت تک وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ میرے بہن بھائیو آپ دشمن کی سازشوں سے اچھی طرح باخبر رہیں اور پہلے کی طرح آئندہ بھی ان کی ہر سازش کو ناکام بنائیں۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ اپنے علماء کو اہمیت دیں۔ دشمنوں کی باتوں پر کان نہ دھریں۔ دشمن کی موت اس میں ہے۔ کہ آپ ایک جان رہیں۔ رہبر امت امام خمینی کے گوشش بزبان رہیں اور انقلاب کی حفاظت کے لئے علماء کا دامن تھامے رکھیں۔ آپ نے مختلف اوقات میں چلنے والی اسلامی تحریکوں کے حوالے سے بتایا کہ ان تحریکوں کے بانی اور روح رواں علماء ہی تھے۔ آپ نے فرمایا جمال الدین اسد آبادی (افغانی) میرزا حسن شیرازی، سید حسن مدرس میرزا کوچک خان جنگلی یہ سب علماء تھے۔ جنہوں نے ایران میں ظلم و طاغوت کے خلاف مختلف اوقات میں تحریکیں چلائیں اور دشمنان اسلام کے ظلم کا نشانہ بنے اسی طرح عراق میں انگریز کے خلاف چلنے والی تحریک کے قائد شیخ محمد تقی شیرازی ایک عالم دین تھے اور موجودہ اسلامی انقلاب میں سب سے پہلے قربانیاں قم میں علماء نے پیش کیں۔

دشمن علماء و روحانیت کے خلاف پروپگنڈہ کر رہا ہے، اور اس کی کوشش ہے کہ علماء کو عوام سے الگ کر دے۔ لیکن اولاً تو ہم علماء کی یہ تکلیف ہے کہ ہم خود کو کامل کریں۔ اپنی درستی کریں اپنے اندر کی خامیوں کو دور کریں۔ ثانیاً لوگوں کی تکلیف یہ ہے کہ وہ اس بات کا کھوج لگائیں کہ یہ علماء کے خلاف پروپگنڈہ کہاں سے کیا جا رہا ہے اور اس کے اصلی محرک کون ہیں۔ کیونکہ کچھ علماء کا برا ہونا یا روزمرّہ کی

ضروریات پر پورا نہ اترنا۔ اس بات کا موجب نہیں بننا چاہیئے کہ پورے علماء غلط ہیں۔

ثالثاً۔ آپ توجہ کریں وہ لوگ جو علماء کے خلاف پروپگینڈہ کرنا چاہتے ہیں وہ سب سے پہلے بڑے بڑے بزرگ علماء اور پہنچانے ہوئے چہروں کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہیں۔ مثلاً بیرونی خاص کر مغربی مطبوعات میں آج کل رہبر امت امام خمینی کے خلاف پروپگینڈہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن داخل ایران میں دشمن کو یہ جرأت نہیں کہ وہ رہبر امت امام خمینی کے خلاف کچھ کہہ سکے اس لئے وہ اپنی تنقید کا نشانہ ان علماء کو بناتے ہیں جن کا اسلامی انقلاب لانے میں کافی ہاتھ ہے۔ غرض آپ لوگوں کو ان تمام باتوں کی طرف خوب توجہ رکھنی چاہیئے۔ دشمن ہم سے غافل نہیں ہے، وہ ہر وقت اس تاک میں بیٹھا ہے کہ ہم غافل ہوں۔ تاکہ وہ اس غفلت سے فائدہ اٹھا کر اپنی مذموم کارروائی کرے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے آپ بیدار رہیں، دشمن کی تمام سازشوں کو خوب سمجھیں۔ آپس میں ایک جان رہیں۔ اللہ پر بھروسہ کریں۔ وہی تمہارا مددگار ہے۔ اور اس انقلاب، اسلامی کی حفاظت کریں۔ علماء کے خلاف ہونے والے پروپگینڈہ پر کان نہ دھریں۔ خدا اس پر شاہد ہے کہ علماء اگر کسی منصب کو لیتے ہیں تو وہ اپنا شرعی وظیفہ سمجھ کر کسی لالچ یا نام نمود کے لئے نہیں۔ خدا آپ کا اسلامی انقلاب کا، رہبر امت امام خمینی کا، آپ کے علماء کا محافظ و نگہبان رہے آمین۔

والسلام۔

نهضت ترجمه
Translation Movement